امیرِ شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری نوّر اللہ مرقدہٗ کا نسب نامۂ حریّت

میں ان سوّروں کا ریوڑ بھی چَرانے کو تیار ہوں، جو برٹش امپیریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہتے ہیں، میں کچھ نہیں چاہتا، ایک فقیر ہوں، اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر مرمٹنا چاہتا ہوں۔ اور کچھ چاہتا ہوں، تو صرف اس ملک سے انگریز کا انخلا۔ دو ہی خواہشیں ہیں میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے، یا پھر میں تختۂ دار پر لٹکا دیا جاؤں

میں ان علمائے حق کا پرچم لئے پھرتا ہوں، جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے۔ ربّ ذوالجلال کی قسم مجھے اس کی کچھ پروا نہیں، کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں ——— لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے۔ وہ شروع سے تماشائی ہیں، اور تماشا دیکھنے کے عادی۔ میں اس سرزمین میں مجدد الف ثانیؒ کا سپاہی ہوں۔ شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کا متبع ہوں سید احمد شہیدؒ کی غیرت کا نام لیوا، اور شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی جرأت کا پانی دیوا ہوں۔ میں اُن پانچ مقدمہ ہائے سازش کے پابہ زنجیر علمائے امت کے لشکر کا ایک ضمت گذار ہوں جنہیں حق کی پاداش میں عمر قید اور موت کی سزائیں دی گئیں۔ ہاں! ہاں!! میں انہی کی نشانی ہوں ——— انہی کی صدائے بازگشت ہوں میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں، کہ میں قاسم نانوتویؒ کا علم لے کر نکلا ہوں۔ میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے، میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہوں، اور چلتا رہوں گا ——— میرا اس کے سوا کوئی مؤقف نہیں میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا یا دفنانا ———

——— ہر شخص اپنا شجرہ نسب ساتھ رکھتا ہے میرا یہی شجرہ نسب ہے۔ میں سر اُونچا کر کے فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں، کہ میں اس خاندان کا ایک فرد ہوں۔

۲۲ مارچ ۳۹ء

حضرت مجدد الف ثانیؒ

قلعہ گوالیار میں دو سال

شاہ ولی اللہؒ

قرآن پاک کے ترجمہ فارسی پر دستر خوان شاہی کے ریزہ چینوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا، اور ہاتھ کے پنچے توڑ ڈالے۔

شاہ عبدالعزیزؒ — شاہ رفیع الدینؒ — شاہ عبدالقادرؒ — شاہ عبدالغنیؒ

چاروں بھائی تھے۔ آخری تین چھوٹے بھائی شاہ عبدالعزیزؒ کی زندگی ہی میں وفات پا گئے۔ شاہ عبدالقادرؒ نے سب سے پہلے قرآن پاک کا اُردو ترجمہ کیا، جو آج تک سبھی اُردو تراجم کی بنیاد ہے۔ سلطنت کے آخری فرزندوں نے شاہ عبدالعزیزؒ کو دو مرتبہ زہر دیا، جو ناکام رہا۔ بدن پر چھپکلی کا ابٹن مل دیا گیا جس سے (۱) برص ہو گیا۔ (۲) بینائی جاتی رہی (۳) خون میں حدت پیدا ہو گئی (۴) مختلف امراض نے گھیر لیا۔ ایک دفعہ فتح پوری کی جامع مسجد میں تراویح پڑھا رہے تھے کہ غنڈوں کا ایک ٹولا شراب میں دُھت طوائف کو رہنما کر آوازے کستا رہا، اس طائفہ نے تاشے پیٹ پیٹ کر وہ اودھم مچایا، کہ پناہ بخدا

سید احمد بریلویؒ — شہادت

اسمٰعیل شہیدؒ (فرزند عبدالغنی) — شہادت

ان نفوس قدسیہ کی معیت میں علمائے حق اور مجاہدین اسلام کا ایک قافلہ جام شہادت نوش کر کے سرخرو ہو گیا۔

۱۸۵۷ء

(جنگ آزادی)

سزا یافتگان موت — پھانسی دیئے گئے یا گولی سے اُڑا دیئے گئے

نواب عبدالرحمٰن خاں والیٔ جھجھر — نواب مظفر الدولہ — نواب میر خاں — نواب اکبر خاں بنگش — احمد مرزا — میر محمد حسین

حکیم عبدالحق — قاضی فیض اللہ کشمیری — میر پنجہ کش خوشنویس — امام بخش صہبائی — نواب احمد علی خاں (جیل میں موت واقع ہوئی) — نواب محمد حسین خاں

نظام الدین خاں — نواب محمد علی خاں — عبداللہ خاں — دلدار علی خاں — صوفی حسن عسکری — غلام محمد خاں (رئیس فرخ نگر)

قیدی ۱۸۵۷ء

سید اسمٰعیل حسین منیر شکوہ آبادی بعبور دریائے شور — مفتی عنایت احمد کاکوروی بعبور دریائے شور — مفتی مظہر کریم بعبور دریائے شور — مولانا فضل حق خیر آبادی بعبور دریائے شور — مولانا ولائت علی بعبور دریائے شور

پانچ مقدمہ ہائے سازش

انبالہ ۱۸۶۴ء
- مولانا یحییٰ علی صادق پوری
- مولانا عبدالرحیم صادق پوری
- قاضی میاں جان
- میاں عبدالغفار
- مولانا محمد جعفر تھانیسری

سزائے موت سنا کر صرف اس لئے عمر قید میں تبدیل کر دی گئی، کہ پھانسی کو دوست رکھتے تھے۔ کل گیارہ ملزم تھے۔ صرف ایک وعدہ معاف گواہ بنا۔

پٹنہ ۱۸۶۵ء
مولانا احمد اللہ صادق پوری کو موت کی سزا دی گئی، جو عمر قید میں تبدیل ہوگئی کالے پانی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا حتیٰ کہ قبریں بھی اکھاڑ دی گئیں۔ ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی گئی۔

راج محل ۱۸۷۰ء
جناب ابراہیم منڈل کو عمر قید اور ضبطی جائیداد کی سزائیں دی گئیں۔

مالدہ ۱۸۷۰ء
مولوی امیر الدین کو عمر قید کی سزا دی گئی، گیارہ سال قید کاٹ کر رہا کئے گئے۔

پٹنہ ۱۸۷۱ء
کل سات ملزم تھے۔ مولانا مبارک علی نے جیل میں انتقال کیا۔ مولانا تبارک علی عمر قید کئے گئے۔ دو چھوٹ گئے۔ باقی کو ضبطی جائداد کے علاوہ مختلف المیعاد سزا دی گئی۔

دیوبند

- **حاجی امداد اللہ تھانویؒ (مہاجر مکی)** — ۱۸۵۷ء کے معرکہ میں مطلوب تھے۔ حجاز چلے گئے، وہیں واصل بحق ہوئے۔ مکہ معظمہ میں دفن ہیں۔!
- **رشید احمد گنگوہیؒ** — چھ ماہ قید رہے، والد شہید کر دیئے گئے
- **محمد قاسم نانوتویؒ** — بانیٔ دارالعلوم ۱۸۵۷ء کے جہاد حریت میں مطلوب تھے انگریزوں نے عمر بھر تعاقب کیا

شیخ الہند مولانا محمود حسن اسیریؒ

دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے شاگرد، حضرت نانوتویؒ کے فخر روزگار تلمذ ۱۸۹۱ء میں اپنی ہی درسگاہ کے صدر مدرس ہو گئے۔ انگریزوں کے حکم اور شریف حسین کی غداری سے مالٹا میں چار سال تک قید رکھے گئے۔ ۱۹۲۰ء میں وصال ہو گیا ـــــ اپنی نظر، اپنے علم اور اپنے ایمان سے، اپنے شاگردوں میں انگریز دشمنی کا ایسا بیج بو گئے، کہ علمائے حق کا نوشتہ تقدیر ہو گیا۔

تلامذہ حضرت شیخ الہند

- مولانا انور شاہ — علامہ اقبال کے دینی مشورہ میں اُستاذ العلماء
- مولانا حسین احمد مدنی — (چودہ سال قید)
- مولانا عبید اللہ سندھی — (۲۲ سالہ جلاوطنی)
- مولانا منصور انصاری — (۲۲ سالہ جلاوطنی)
- مفتی کفایت اللہ — (دس سال قید)
- مولانا شبیر احمد عثمانی — (مفسر قرآن، پاکستان کے شیخ الاسلام)
- مولانا احمد علی لاہوری — (متعدد مرتبہ قید ہوئے)

مجاہدہ حریت کی شاخیں

۱ — مولانا محمد علی جوہر (۸ سال قید)

۲ — مولانا شوکت علی (۸ سال قید)

۳ — مولانا حسرت موہانی (۱۲ سال قید)

۴ — مولانا ابوالکلام آزاد (۱۰ سال قید)

۵ — مولانا ظفر علی خاں (۱۰ سال قید)

مجلس احرار اسلام

- مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی — ۱۲ سال قید
- چودھری افضل حق — ۸ سال قید
- مولانا مظہر علی اظہر — ۸ سال قید
- تاج الدین انصاری — ۶ سال قید
- مولانا محمد گل شیر شہید — ۲ سال قید۔ شہادت
- مولانا غلام غوث ہزاروی — ۶ سال قید
- مولانا داؤد غزنوی — ۶ سال قید
- شیخ حسام الدین — ۸ سال قید
- قاضی احسان احمد — ۶ سال قید
- محمد علی جالندھری — ۴ سال
- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — ۱۰ سال ۲ ماہ

شورش کاشمیری: دس سال چار ماہ

- جانشینِ امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری — ۲ سال قید
- سید عطاء المحسن بخاری — ۲ سال قید
- سید عطاء المؤمن بخاری — ۱½ سال قید
- سید عطاء المہیمن بخاری — ۱ سال قید